بسم اللہ الرحمن الرحیم

وتر کی تیسری رکعت میں قراءت سے پہلے تین بار سبحان اللہ کہنے سے نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کی طرح وتر کی تیسری اور سنتوں کی تیسری، چوتھی رکعت کو بھی فرض سمجھ کر قیام میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ دیتا ہوں، لیکن پھر فوراً قیام میں ہی یاد آجاتا ہے، تو سورت فاتحہ پڑھنے اور سورت ملانے کے بعد رکوع کرلیتا ہوں۔ رہنمائی فرمائیں کہ اس طرح کرنے سے وتر اور سنتیں ادا ہوجائیں گی؟ نیز تین مرتبہ تسبیحات کہنے سے قراءت میں تاخیر کے سبب سجدہ سہو واجب ہوگا یا نماز دوبارہ ادا کرنی ہوگی؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں سنن ووتر کی نماز درست ادا ہوجائے گی۔ قراءت سے قبل تین بار تسبیحات کہنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا اور نہ ہی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ فرائض کی پہلی دو رکعتوں اور سنن ونوافل اور وتر کی ہر رکعت میں قراءت (سورت فاتحہ پڑھنا اور سورت وغیرہ ملانا) اگرچہ واجب ہے، لیکن قراءت کا قیام سے متصل ہونا (یعنی قیام کرتے ہی قراءت شروع کر دینا) واجب نہیں، پھر نماز کی تمام رکعتوں کا قیام ثناء (اللہ تعالیٰ کی تعریف وحمد) کا محل ہے، تو اگر کسی نے سنن ووتر کی تیسری یا چوتھی رکعت میں قراءت سے قبل تسبیحات پڑھیں اور پھر قراءت کی، تو تسبیحات کی وجہ سے قراءت میں کوئی خلل واقع نہ ہوا اور نہ کسی واجب کا ترک لازم آیا، لہذا اس سے نہ تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور نہ ہی نماز کا اعادہ لازم آئے گا۔

سنن وتر اور نوافل کی تمام رکعتوں میں فرض کی پہلی دو رکعات کی طرح قراءت واجب ہے۔ بہار شریعت میں ہے: ”نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قراءت واجب ہے۔ الحمد اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل ووتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔“ (بہار شریعت، حصہ 3، جلد 1، صفحہ 517، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قیام ثناء اور قراءت کا محل ہے۔ فتاوی تاتارخانیہ اور محیط برہانی وغیرہ کتبِ فقہ میں ہے: ”القیام موضع الثناء والقراءۃ“ ترجمہ: قیام ثناء اور قراءت کا محل ہے۔“ (فتاوی تاتارخانیہ، جلد 1، صفحہ 522، مطبوعہ کراچی)

قراءت کا قیام سے متصل ہونا واجب نہیں، لہذا اگر کسی نے سورت فاتحہ سے پہلے کلماتِ ثناء کہہ دیئے، تو کسی واجب کا ترک لازم نہیں آئے گا۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”لا نسلم وجوب القراءۃ متصلۃ بالقیام بل لو بدأ بالثناء کالاولی لم یترک واجبا“ ترجمہ: قیام کے ساتھ متصل قراءت کے وجوب کو ہم تسلیم نہیں کرتے، بلکہ اگر کسی نے فرض کی پہلی

رکعت کی طرح دوسری رکعت کی ابتداء بھی ثناء سے کردی، توکسی واجب کا ترک لازم نہیں آئے گا۔" (جد الممتار، جلد3، صفحہ 527، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اس مسئلے کی نظیر یہ ہے کہ اگر کسی نے فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں سورت فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا، تو تشہد کے ثناء پر مشتمل ہونے اور قیام کے محلِ ثناء ہونے کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا اور بیان ہوچکا کہ قراءت کے معاملے میں سنن و نوافل کی تمام رکعات فرائض کی پہلی دو رکعتوں کی مثل ہی ہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "لو قرا التشھد فی القیام، ان کان فی الرکعۃ الاولی، لا یلزمہ شئ وان کان فی الرکعۃ الثانیۃ، اختلف المشائخ فیہ، الصحیح انہ لا یجب کذا فی الظھیریۃ ولو تشھد فی قیامہ قبل قراءۃ الفاتحۃ، فلا سھو علیہ وبعدھا یلزمہ السھو وھو الاصح، لان بعد الفاتحۃ محل قراءۃ السورۃ، فاذا تشھد فیہ، فقد اخر الواجب وقبلھا محل الثناء، کذا فی التبیین ولو تشھد فی الاخریین، لا یلزمہ السھو" ترجمہ: **اگر کسی نے فرضوں کی پہلی رکعت کے قیام میں تشہد پڑھ لیا، تو کوئی چیز لازم نہیں ہو گی اور اگر دوسری رکعت میں پڑھا، تو مشائخ کا اس میں اختلاف ہے اور صحیح قول کے مطابق سجدہ لازم نہیں ہوگا، اسی طرح فتاوی ظہیریہ میں ہے اور اگر کسی نے قیام میں سورت فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا، تو اس پر سجدہ سہو نہیں اور فاتحہ کے بعد پڑھے، تو سجدہ سہو لازم ہوگا، یہی اصح ہے، کیونکہ فاتحہ کے بعد قراءت کا محل ہے، تو تشہد پڑھنے کی صورت میں واجب (یعنی فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے) میں تاخیر ہوگی اور فاتحہ سے پہلے ثناء کا محل ہے اور دوسری دو رکعتوں میں تشہد پڑھنے کی صورت میں مطلقاً سجدہ سہو لازم نہیں آئے گا"۔** (فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ 140، مطبوعہ کراچی)

بھولے سے واجب چھوڑنے پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ چنانچہ تبیین الحقائق میں ہے: "(یجب بعد السلام سجدتان بتشھد و تسلیم بترک واجب وان تکرر)۔۔ واکثرھم علی انہ یجب بترک واجب او تغییرہ او تاخیر رکن او تقدیمہ او تکرارہ،۔۔ و الصحیح انہ یجب بترک الواجب لا غیر،۔۔ لان فی التقدیم والتاخیر والتغییر ترک الواجب" ترجمہ: **(بھول کر) واجب چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب ہوجائے گا، اگرچہ واجب کئی مرتبہ چُھوٹا ہو۔۔ (سجدہ کب واجب ہوگا؟ اس میں فقہاء کا اختلاف ہے) اکثر فقہاء فرماتے ہیں کہ واجب کے چھوڑنے یا بدلنے یا فرض میں تاخیر کرنے یا پہلے ادا کرلینے یا تکرار کرنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے، اور صحیح یہ ہے کہ ترکِ واجب سے ہی لازم ہوتا ہے، اس کے علاوہ سے نہیں اور جو چیزیں بیان کی گئی کہ پہلے ادا کرلینا یا تاخیر کرنا یا بدل دینا یہ بھی ترکِ واجب ہی ہیں۔** (ملخصاً از تبیین الحقائق، جلد1، صفحہ 191 تا 193، مطبوعہ ملتان)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7527

تاریخ اجراء: 17 جمادی الاولی 1446ھ/20 نومبر 2024ء